السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وصیت میں ضرر پہنچانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس وصیت میں وارثوں کا ضرر، حیلہ یا شرط وصیت یا شرط وقف سے ہو وہ خاص وعام دلائل شرعیہ کی رو سے باطل ہے۔ عام دلیل: جس طرح حضرت عبادة رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

[1] لا ضَرَرَ ولا ضِرَارَ فی الاسلام)[1]1)

اسلام میں نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا درست نہیں۔

امام شوکانی کی مختصر میں ہے: جس نے ایسی چیز وقف کی جس میں ورثاء کا نقصان ہو تو وہ وقف باطل ہے، اور اس (مختصر) کی کتاب الوصیت میں ہے کہ: ضرر والی وصیت درست نہیں۔

اور حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کوئی مرد و عورت ساٹھ برس تک اللہ کی بندگی کا عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کی موت کا وقت آجاتا ہے اور وصیت میں ضرر پہنچاتے ہیں تو اس کے لئے آگ واجب ہو جاتی ہے۔ ([2]) نے اس کا معنی روایت کیا ہے، اور ان دونوں نے ساٹھ کی جگہ ستر کہا، اور ترمذی نے اس کو حسن کہا۔ اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے اور اس میں کلام ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی۔ سعید بن منصور نے بسند صحیح ابن عباس سے موقوفا روایت کیا ہے جس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور زواجر میں ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ (سورة النساء: 11) یعنی وصیت کے بعد جو ہو چکی ہے یا قرض کے۔ یہ میراث کے باب میں ہے جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اور بہتر یہ ہے کہ اپنے عموم پر رہے۔

وصیت میں ضرر کی شکلیں:

اور ابن عادل کی تفسیر میں ہے کہ، وصیت میں ضرر پہنچانا کئی طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ: ثلث سے زیادہ کی وصیت کر کے فوت ہو جائے۔ بالکل مال یا بعض مال کا کسی اجنبی کے لئے اقرار کر جائے یا ورثاء کو میراث سے محروم کرنے کے لئے کسی بے بنیاد قرضہ کا اپنے ذمہ اقرار کر کے یا جو قرض کسی سے لینا تھا اس کا اقرار کر لے کہ میں لے چکا ہوں یا کوئی چیز سستی بیچے یا مہنگی خرید لے۔ یہ سب کچھ اس غرض سے کرے کہ وارثوں کو مال نہ پہنچے یا ثلث مال کی وصیت ثواب کی غرض سے نہیں بلکہ ورثہ کم کرنے کی نیت سے۔ یہ تمام باتیں وصیت میں نقصان پہنچانے کی صورتیں ہیں، انتہی۔

میں کہتا ہوں کہ:

آیت کریمہ اپنے ماسوا سے مستغنی کرتی ہے کیونکہ اس میں عدم اضرار کے ساتھ جائز وصیت کی قید ہے اور اولاد میں بخشش اور عطا برابر کرنے کے دلائل اس کی تائید کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہ کرنے کو جور (ظلم) فرمایا اور کہا "لا أشهد علی جور" یعنی میں بے انصافی کا گواہ نہیں بنتا۔

---

[1] نصب الرایہ 4/386، ارواء الغلیل 3/441، بیہقی 6/157

[2] ابوداود، ترمذی، احمد شاکر 4/431 اور ابن ماجہ 2/902

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 349